بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. D. 67

بجرام کو وقت توز دیکھ رسیہ
دیکھنے کو یاں ہمارا بلند ترنگ ہو

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹ — شمارہ ۵۰

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

۱۰ ؍ شوال ۱۳۹۰ ہجری — ۱۰ ؍ فتح ۱۳۴۹ ہش — ۱۰ ؍ دسمبر ۱۹۷۰ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ ؍ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۳ ؍ فتح کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

قادیان ۸ ؍ فتح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

قادیان ۸ ؍ فتح۔ افسوس کہ آج بوقت سحری ہمارے معمر درویش مکرم بابا مستری ... اسمٰعیل صاحب وفات پا گئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

قادیان ۸ ؍ فتح۔ مقامی طور پر تقریباً پچاس احباب جماعت ... قادیان کو ماہ شوال کے روزے رکھنے کی سعادت ... ۔ بارک اللہ لھم۔

☆ — محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع درویشان کرام خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار
اور
عید الفطر کی تقریب سعید

قادیان ۴ ؍ فتح (دسمبر)۔ رمضان شریف کا مبارک مہینہ اپنی برکتوں کے ساتھ آیا۔ ہر احمدی نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق روزے کے التزام کے ساتھ اس کی گوناں گوں برکات سے بھی حصہ لیا۔ مقامی طور پر قادیان میں بتاریخ ۲ ؍ نبوت (نومبر) پہلا روزہ تھا۔ چاند دیکھتے ہی برکت اور نور کی لہر مومنوں کے قلوب میں دوڑ گئی۔ قرآن کریم کا نزول ہونے لگا جس کا خارجی مظاہرہ احمدیہ محلہ میں بکثرت تلاوت قرآن کریم اور درس و تدریس کے رنگ میں مشاہدہ کیا گیا۔

بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح مکرم حافظ الدین صاحب نے اور تہجد کے وقت مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب نے سارا مہینہ پڑھائیں۔ احباب جماعت، خواتین و حضرات بچے اور بوڑھے خاص اہتمام اور شوق سے حاضر ہوتے رہے۔

بیرونجات کے بعض مخلصین اپنی محبت و الفت کے جذبہ سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی طرف سے قادیان میں بعض ایام میں اجتماعی افطار کرایا جائے۔ چنانچہ اس سال بھی ایسے احباب کی خواہش پر حضرت امیر صاحب مقامی کے زیر اہتمام انتظام رہا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سالہا سال کے دستور کے مطابق اس سال بھی نماز ظہر سے عصر تک مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا ایک دور ہوا۔ روزانہ کم و بیش ایک سپارہ کی پہلے تلاوت ہوتی رہی بعدہٗ سلسلہ کے نو علماء کرام باری باری اپنے مقررہ حصہ کا درس دیتے رہے۔ مقامی خواتین کو پردہ کی رعایت سے درس القرآن کی سماعت کا موقعہ میسر رہا جس طرح انہیں عشاء کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح میں شرکت کی سعادت حاصل رہی۔ مسجد اقصیٰ کی نماز تراویح اور بعد از ظہر درس القرآن کے اوقات میں لاؤڈ اسپیکر کا خاطر خواہ انتظام رہا۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش ... ڈیوٹی پر مامور تھے۔ موصوف نے سارا مہینہ پورے اخلاص اور محبت کے ساتھ اپنے فرض کو ادا کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ کئی سالوں سے مسجد اقصیٰ میں پنجگانہ نمازوں کی اذان لاؤڈ اسپیکر پر ہوتی ہے۔ یہ اسپیکر منارۃ المسیح کی چوتھی منزل پر نصب ہے جس کا رُخ محلہ احمدیہ کی طرف ہے۔ اس سے اذان کی آواز پانچ سات میل دُور تک سنائی دیتی ہے۔ ماہ رمضان میں درس القرآن کے وقت بھی منارۃ المسیح کا یہ سپیکر کام کرتا رہا ہے۔ جس سے نہ صرف سارے محلہ احمدیہ ہی کی فضا بلکہ قادیان کے جنوب مشرقی حصہ کی فضا بھی آیات قرآنیہ اور معارف روحانیہ سے سارا ماہ معمور رہی۔ اور ایک روحانی کیف و سرور کا ماحول بنا رہا۔

نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حدیث شریف کا پُر لطف درس دیتے رہے۔ اور آپ کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد آپ کی نیابت کا فریضہ بطریق احسن سرانجام دیتے رہے۔ صبح سویرے سخت سردی اور موسم کی شدت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خواتین کی بڑی تعداد بھی شریک ہو کر مستفید ہوتی رہی۔ اسی وقت مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے حدیث شریف کا درس جاری رکھا۔

انتظامی سہولت کے پیش نظر صبح کی نماز کے بعد خواتین بہشتی مقبرہ میں دُعا کے لئے جاتی رہیں جبکہ دیگر باقی اوقات میں جماعت کے مرد اپنی سہولت کے مطابق دُعا کرنے کا موقعہ پاتے رہے۔

اعتکاف سنت نبوی کی اتباع میں قادیان کی ہر دو مرکزی مساجد میں تیرہ احباب معتکف رہے۔ انہیں میں ہالینڈ کے ہمارے نومسلم احمدی بھائی مکرم عبد العزیز صاحب بھی تھے۔ آپ اپنے وطن سے براستہ ربوہ رمضان گزارنے کے لئے قادیان تشریف لائے ہیں۔ مہمان خانہ میں ان کا قیام رہا۔ سارا مہینہ پورے اہتمام سے روزوں کا التزام کیا اور آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کی سعادت بھی پائی۔ اسلام و احمدیت کے ساتھ ان کی گہری محبت اور اسلامی عبادات میں دلی لگاؤ ہی کا نتیجہ ہے کہ

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

عید الفطر کے مبارک و مسعود موقعہ پر درویشان قادیان کے نام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تہنیت عید پر مشتمل روح پرور پیغام

قادیان یکم فتح (دسمبر) — عید الفطر کے مسعود و بابرکت موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام موصول ہونے والے پیغام تہنیت کا اُردو ترجمہ احباب جماعت کے افادہ و ازدیاد ایمان کی غرض سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بیش قیمت اور ایمان افروز پیغام کو درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے حق میں باعث صد رحمت و برکت بنائے اور ہمیں ان توقعات کو بہترین پیرائے میں پورا کرنے کی توفیق بخشے جو امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے وابستہ کر رکھی ہیں۔ اٰمین برحمتک یا ارحم الراحمین — (ایڈیٹر)

حضور فرماتے ہیں:—

”جملہ حاضرین کی خدمت میں میرا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور عید مبارک پیش کرتے ہوئے میرے لئے دُعا کی تحریک کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔“

خلیفۃ المسیح

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰؍ فتح ۱۳۴۹ ہش

جلسہ سالانہ قادیان
اور
ہماری ذمہ داریاں

قادیان میں ہمارا سالانہ جلسہ منعقد ہونے میں اب صرف ایک ہفتہ باقی ہے۔ بلکہ جب یہ پرچہ بیرونجات کے احباب کے پاس پہنچے گا تو قادیان میں جلسہ کی شروعات ہو چکی ہونگی اس لئے اس موقعہ پر ہم چاہتے ہیں کہ مقامی حالات کے بارے میں بات چیت کریں۔

سب سے پہلے نمبر پر تو ہم اہالیانِ قادیان کی طرف سے جلسہ سالانہ پر آنے والے قابلِ صد احترام معزز مہمان بھائیوں کو صمیم قلب سے اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبا کہتے ہیں۔ عربی زبان کے یہ کلمات ایسے جامع اور پُر از معانی ہیں جن میں اُن تمام اعلیٰ جذبات کا بیان مکمل طور پر ہو جاتا ہے جو کسی بڑی اور محبوب اور قابلِ احترام شخصیت کی تشریف آوری کے موقعہ پر میزبان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور لفظوں میں ادا کئے جاتے ہیں۔ ان کا اُردو میں مفہوم کچھ اس طرح سمجھ لیجئے کہ اے آنے والے ہمارے قابلِ صد احترام مہمان آپ جو یہاں تشریف لائے ہیں تو کسی اجنبی مقام میں تشریف نہیں لائے۔ بلکہ یہ آپ ہی کا گھر ہے۔ اور یوں خیال فرمایئے کہ گویا آپ اپنے ہی اہل میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے ہمارا گھر برکتوں سے بھر گیا۔ اور ہر معاملہ میں آسانی اور سہولت ہو گئی ہے۔ ہم آپ کی تشریف آوری پر کشادہ دلی سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

یہ تینوں کلمات دراصل تین مکمل جملوں کے قائم مقام ہیں۔ جہاں تک سلسلہ کے دائمی مرکز قادیان کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں قادیان فی الواقع ہر احمدی کا اپنا ہی گھر ہے۔ اس میں کسی دور دراز جگہ سے آنے والا یا اس مقدس بستی میں اقامت پذیر دونوں ہی برابر ہیں۔ اس لئے بیرونجات سے آنے والے معزز مہمان کو جب قادیان میں مقیم احمدی اَھْلًا کہتے ہیں، تو ان کا ایسا کہنا محض رواداری اور محاورہ کے رنگ میں نہیں ہوتا بلکہ حقیقت الامر کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

اسی طرح دوسرے کلمہ سے جو مضمون مراد ہے اس کی نسبت بھی ہر سال ہی مہمان بھی اور میزبان بھی ان برکتوں اور فضلوں کا بذاتِ خود تجربہ کرتے ہیں اور ایسا روحانی سرور اور لذّت پاتے ہیں جس کی کیفیت محسوس تو کی جاتی ہے مگر الفاظ میں اس کا بیان ممکن نہیں ہوتا۔

تیسرے کلمہ کے سلسلہ میں ہم مقامی احباب سے کسی قدر تفصیل سے کچھ کہنے کی اجازت چاہتے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ مقامی احباب کو ہر سال ہی بیرونجات سے تشریف لانے والے بھائیوں کی خدمت اور تواضع کا موقعہ ملتا ہے۔ اور یہ بڑی سعادت ہے۔ ایک تو اس لئے کہ اکرامِ ضیف ہر مخلص مومن کا فرض منصبی ہے۔ دوسرے یہ امر اخلاقِ فاضلہ میں داخل ہے۔ جس کی اہمیت اور بلند شان اس سے واضح ہے کہ حضور سرورِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم پر غارِ حراء میں جب سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اور حضور اُن اہم ذمہ داریوں کا احساس کرکے وقتی طور پر فکر مند ہوئے اور اس کا ذکر آپؐ نے اپنی رفیقۂ حیات حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سے کیا تو اس قدر شناس معاملہ فہم زیرک مقدس خاتون نے جن الفاظ میں حقیقت بیانی کے ساتھ آپ کو تسلی دی وہ بڑے ہی قابلِ قدر ہیں آپؓ نے عرض کیا:-

كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا

اور ساتھ ہی اُن اوصافِ حمیدہ کا ذکر کیا جن کے پیشِ نظر آپؓ نے یہ نتیجہ نکالا تھا۔ اور ان اوصاف میں یہ بھی فرمایا کہ وَ تَقْرِی الضَّیْفَ آپؐ مہمان کی مہمان نوازی فرماتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحت نیت کے ساتھ مہمان نوازی کا فرض ادا کرنا بڑی خوبی ہے اور اس صفت سے متصف آدمی نمایاں پوزیشن کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے تو ہم اپنے مقامی بھائیوں سے گزارش کریں گے کہ سالہائے ماسبق کی طرح اب بھی جلسہ کے مبارک ایام میں باہر سے آنے والے بھائی اور بہنیں تشریف لائیں گے۔ اور آپ کو ان کی خدمت و ضیافت کا موقعہ ملے گا۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ محض للّٰہی محبت کی نیت سے ان کی خدمت کریں۔

اگرچہ بہترین میزبان تو وہی ہے جو خود تکلیف اٹھا کر اپنے مہمانوں کو آرام پہنچائے اور مقامی احباب ایسا شاندار نمونہ ہر سال ہی پیش کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وضاحت کے مطابق عام جلسوں کی طرح نہیں۔ تو اس موقعہ پر تشریف لانے والے مہمان بھی یقیناً عام مہمانوں کی طرح نہیں ہیں۔ بلکہ جس طرح حضور علیہ السلام نے اس جلسہ کے بارے میں فرمایا:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آکر ملیں گی ـــــ!!"

تو اس جلسہ میں آنے والا ہر مہمان بجائے خود ایک زندہ نشان ہوتا ہے۔ اس حق و صداقت کا جس کا اعلان ان الفاظ میں آج سے ۷۸ سال پہلے کیا گیا تھا۔

اگرچہ آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کے اخراجات کا بڑا حصہ سلسلہ ہی کے تحت ادا ہوتا ہے پھر بھی اس اہم موقعہ پر اپنے اپنے دائرہ کے مطابق ہر شخص خود بھی کچھ نہ کچھ ضرور خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے محدود ذرائع کے باوجود ایسے خرچ پورے انبساط اور شرح صدر کے ساتھ کرکے خاص قسم کی روحانی لذّت اور سرور حاصل کرتا ہے۔ بایں ہمہ جہاں تک انتظام اور خدمت کا عملی تعلق ہے اس میں مقامی احباب ہی کا تعاون اس جماعتی فریضہ کو ادا کرنے میں اہم پارٹ ادا کرتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مقامی احباب نے ہمیشہ ہی ایثار و قربانی کے قابلِ قدر نمونے پیش کئے ہیں۔ اور امید ہے کہ اس سال بھی اسی شاندار ریکارڈ کو قائم رکھا جائے گا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

سالہا سال کے عملی تجربے کے بعد یہ بات ایک حقیقت کے طور پر واضح ہو چکی ہے کہ ایسے ہی اجتماعی انتظامات کے سلسلہ میں سینکڑوں اور ہزاروں افراد جماعت کو ایسے ایسے تجربات حاصل ہوئے ہیں جن کی بدولت نہ صرف انہیں دیگر مواقع پر بڑی سہولت رہی ہے اور ایسے انتظامات کرتے وقت کسی طرح کی پریشانی نہیں ہوئی بلکہ اس عملی ٹریننگ کا غیروں پر خاصہ اثر ہوا ہے۔ اور انہوں نے احمدی احباب کی مستعدی سے بجا لائی گئی مثالی رضاکارانہ خدمات کا برملا اعتراف کیا ہے۔

آخر میں یہ بھی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرکزِ سلسلہ کی زیارت کی غرض سے آنے والے ہمارے سب بھائیوں کے اس سفر کو ہر طرح بابرکت کرے اور اُنہیں اُن سب دعاؤں کا اہل بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ پر تشریف لانے والے احباب جماعت کے حق میں فرمائی ہیں۔

چونکہ ان سب احباب کا یہ سفر محض للّٰہی ہے اور اپنے اپنے حالات کے ماتحت گنتی کے دن ہی انہیں اس مبارک بستی میں ٹھکنا ہے اس لئے کوشش کریں کہ ان کے یہ ایّام خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے والے بن جائیں ـــــ اس کے لئے صحتِ نیت ابتدائی کڑی ہے۔ پھر مقامی مساجد (جو شعائر اللہ میں سے ہیں) میں پنجگانہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی، نمازِ تہجد اور نوافل کی ادائیگی کا التزام اور ذکرِ الٰہی کا تعاہد، بیت الدعا اور بہشتی مقبرہ میں اجتماعی و انفرادی دعاؤں کا خاص خیال رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جلسہ کے جملہ پروگرام، دن کے ہوں یا رات کے، سب میں حاضری دیں تا اجتماعی دُعاؤں میں آپ کا بھی حصہ رہے وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ ؏

ولادت

مورخہ ۲۵؍ نومبر ۱۹۷۰ء (۲۴؍ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام "مُبارکہ بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے اس بچی کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک و خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمود احمد عارف درویش (آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے قرآن کریم کی پوری اتباع ضروری ہے

قرآن کریم ایک کامل اور مکمل شریعت ہے جو ہماری تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس پر موت وارد کرے اُسے نئی زندگی عطا کی جاتی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ ؍ وفا ۱۳۴۷ ہجری شمسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آجکل قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کے لئے (اس سے متعلق دوسرے مضامین بھی اس میں پڑھائے جاتے ہیں)

جو کلاس یہاں جاری ہے

اس کے سامنے میں نے یہ بات رکھی تھی کہ اس محبت کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی۔ اور ان بشارتوں کے طفیل جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے دیں اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئیاں (جو آپؐ کے ایک روحانی فرزند کے ذریعہ پوری ہونی تھیں) آپ کو عطا کیں۔ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

قرآن کریم کے ایسے علوم سکھائے

کہ عقل دنگ اور حیران رہ جاتی ہے۔ اس اصولی بات کو سمجھانے کے لئے میں نے کلاس کے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت کا ٹکڑا رکھا تھا اور وہ یہ تھا

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

میں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے ٹکڑے کے بڑے ہی لطیف، حسین اور عجیب مختلف اور متعدد معنی کئے ہیں جو تفسیری معانی ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے کلاس کے سامنے اس وقت تک جو باتیں بیان کردی ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ
یعنی سب دین جھوٹے ہیں مگر اسلام"
(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۰)

۲۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے یہ معنے ہیں کہ

"دین سچا اور کامل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہے اور جو کوئی بجز اسلام کے کسی اور دین کو چاہے گا وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہوگا"
(جنگ مقدس صفحہ ۳)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے یہ معنی ہیں کہ:۔

"اسلام کے سوا اور کوئی دین قبول نہیں ہو سکتا۔ اور یہ نرا دعوےٰ نہیں تاثیرات ظاہر کر رہی ہیں کہ اگر کوئی اہلِ مذہب اسلام کے سوا اپنے مذاہب کے اندر انوار و برکات اور تاثیرات رکھتا ہے تو پھر وہ آئے ہمارے ساتھ مقابلہ کرے"
(الحکم ۷؍ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۸)

میں نے انہیں یہ بتایا تھا کہ قرآن کریم کی یہ روحانی تاثیرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ختم نہیں ہو گئیں بلکہ آپ کے بعد آپؑ کی جماعت میں جو سلسلۂ خلافت قائم کیا گیا ہے اس سے بھی یہ وابستہ ہیں اور آج بھی یہ دعوتِ مقابلہ قائم ہے۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے چوتھے تفسیری معنے یہ کئے ہیں کہ

"وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے وہ اسلام ہے"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۱)

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک معنی یہ کئے ہیں کہ:۔

"سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو"
(الحکم ۱۷؍ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

۶۔ چھٹے معنے اس آیت کریمہ کے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں:۔

"اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں"
(حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدت الوجود پر ایک خط)

۷۔ ساتویں معنے اس آیت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سچا دین جو نجات کا باعث ہوتا ہے اسلام ہے"

۸۔ آٹھویں معنے اس آیت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ:۔

"سچے اسلام کا معیار یہ ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے"
(البدر ۱۳؍ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۴۳)

ان معانی پر میں نے نسبتاً تفصیلی (بہت تفصیل سے بھی نہیں اور بہت اختصار سے بھی نہیں) روشنی ڈال کر اپنے بچوں اور بھائیوں کو بتایا تھا کہ کس طرح

علم کا ایک دریا ہے

جو بہتا چلا جاتا ہے۔ چونکہ اور بھی بہت سے معانی ہیں جو رہ گئے ہیں اس لئے ان میں سے بعض کے متعلق میں اس خطبہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے یہ معنی ہیں:۔

"...اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاوے"
(البدر ۱۶؍ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

جو دین مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے اور جو شریعت کاملہ قرآن کریم میں ہے۔ پس اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ میں یہ فرمایا کہ اگر تم اپنے رب کو راضی کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اس کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اس سے تعلق محبت قائم کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے صرف یہی راہ ہے کہ

قرآن کریم کی پوری اتباع کرو

اور اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ ہماری تمام روحانی، اخلاقی، دینی اور دنیوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے سب سامان قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اور اگر ہم ان روحانی اسباب سے فائدہ اٹھائیں اور ان پر عمل کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کی تفصیل میں جانے کی اس وقت ضرورت نہیں کہ پہلوں نے اپنے رنگ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مقام کے مطابق اس کی بڑی وضاحت سے اپنی کتب اور تقاریر میں تشریح کی ہے قرآن کریم ایک کامل اور مکمل شریعت ہونے کی وجہ سے ہماری تمام روحانی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ تمام ان راستوں کی نشاندہی کرتا ہے جن پر چلنا ضروری ہے۔ ہر وہ بات ہمیں سکھاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے اور ہر وہ بات ہمارے سامنے وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ جس کو اگر ہم اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے ہو جائیں۔ یعنی قرآن کریم نے کامل اور مکمل طور پر احکام کو بیان کیا ہے

اوامر کو بھی کھول کر ہمارے سامنے رکھا ہے اور نواہی پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ پھر اس نے بتایا ہے کہ یہ کام نہیں کرو ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ غرض قرآن کریم کی اتباع ہی ہے جس سے ہم اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دسویں تفسیری معنی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے یہ کئے ہیں کہ:-

"اسلام اس بات کا نام ہے کہ بغیر اس قانون کے جو مقرر ہے ادھر اُدھر بالکل نہ جاوے"

(البدر ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵۹)

پہلے معنی یہ تھے کہ جو راستہ دکھایا گیا ہے اسی پر چلو۔ اب دوسرے معنوں میں بتایا گیا ہے (گویہ معنے

اپنی ترتیب کے لحاظ سے

دسویں ہیں لیکن نویں معنی اور یہ معنی دونوں پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں) کہ قرآن کریم کے علاوہ کسی اور راہ کو اختیار نہ کریں۔ نہ عقیدہ میں بدعت، نہ عبادت میں بدعت، نہ عمل میں بدعت۔ قرآن کریم سے باہر نہ جائیں۔ جو صراطِ مستقیم قرآن کریم نے بتایا ہے اس کے علاوہ کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ اپنی طرف سے اپنے پر مشقتیں نہ ڈالیں۔ ہر قسم کی روحانی، ایمانی، عملی بدعتوں سے پرہیز کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے بھی بعض بزرگ ایسے ہوئے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے مامور کیا ہے

بدعات کے خلاف جہاد

کرنے کا حکم فرمایا اور توفیق عطا کی کہ وہ اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق بدعات کے خلاف جہاد کریں۔ بدعت کا تعلق سارے احکام قرآن کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ بعض بدعات ایسی ہیں جو ہوائے نفس یا شیطانی اثر کے نتیجہ میں نماز کے ساتھ لگ گئی ہیں۔ اسی طرح روزے کی بدعتیں بھی ہیں۔ اسی طرح حج کی بدعتیں بھی ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کی بدعتیں بھی ہیں۔ ہر حکم جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا شیطان نے یہ کوشش کی کہ اس کے ساتھ کچھ ایسی چیزیں بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا کرے کہ جو حقیقت سے دور اور خالص بدعت ہیں۔ پس اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے یہ معنی ہیں کہ جو قانون اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اس سے زائد، اس سے باہر، اس کے مخالف کوئی قانون نہیں بنانا۔ کیونکہ نہ عقلاً (اگر اپنے عقاید پر صحیح طور پر قائم ہوں تو ہماری عقل بھی یہی کہے گی) نہ شرعاً کوئی ایسی چیز، عمل یا عقیدہ قربِ الٰہی تک پہنچا سکتا ہے جس کا حکم قرآن کریم نے نہ دیا ہو کیونکہ قرآن کریم ایک مکمل شریعت کی شکل میں ہمارے سامنے آیا ہے لیکن

بہت سی بدعتیں

عبادات میں اور بہت سی بدعتیں ایمانیات کے متعلق آہستہ آہستہ ہم میں آگئیں اور خدا تعالیٰ کے بندے جو وہ سو سال میں کھڑے ہوتے رہے ان کے ذمہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ کام لگایا گیا کہ ان بدعتوں کو پکڑو اور حقیقت و صداقت سے جھٹکا دے کر علیحدہ کرو اور پرے پھینک دو۔ ان کی مخالفتیں بھی ہوئیں ان کو ایذائیں بھی پہنچیں۔ ان کو دکھ بھی دئے گئے ان پر افتراء بھی باندھے گئے۔ ان پر اتہام بھی لگائے گئے۔ لیکن خدا کے وہ پیارے بندے خدا کے حکم کے ماتحت اس فرض کو ادا کرتے رہے۔ جو ان کے کندھوں پر ڈالا گیا تھا۔ غرض اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے ایک معنی یہ ہیں کہ کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور اس سے پرہیز کرنا چاہیئے

۱۱۔ گیارہویں معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ

"یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس سے انکار نہ کرے"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فقرہ میں اس ٹکڑے کے تفسیری معنی کئے ہیں۔ لیکن جہاں آپ نے یہ تفسیری ترجمہ کیا ہے وہاں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں

مختلف قسم کی تکلیفیں اور مشقتیں اور دکھ سہنے پڑتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ اس پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک مشقت شریعت کی ہے۔ مثلاً یہ مستحب ہے اور بڑا اچھا ہے کہ جس نے مقام محمود ظلی طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کرنا ہو اسے تہجد کی نماز ادا کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر سردی ہو تو لحاف سے نکلنا بڑی مشقت طلب بات ہے لیکن وہ اپنے رب کی رضا کے حصول کے لئے کوئی پروا نہیں کرتا۔ اور اس کی عبادت تنہائی کی گھڑیوں میں دنیا سے پوشیدہ رہتے ہوئے بجا لاتا ہے اور صرف اس لئے بجا لاتا ہے کہ اس کا رب اس سے خوش ہو جائے۔ یا مثلاً گرمی کا موسم ہو گرمی میں نیند کا بہت کم وقت ملتا ہے۔ اور انسان کو ضروری کاموں کے بعد سونے کے لئے بمشکل دو اڑھائی گھنٹے ملتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ میں صبح کی نماز سے قبل بمشکل ڈیڑھ سے اڑھائی گھنٹے تک سو سکتا ہوں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز کے بعد سویا نہ کریں صحت اچھی رہے گی۔ لیکن وہ میرے حالات کو جانتے نہیں۔ میں اگر صبح کی نماز کے بعد نہ سوؤں تو میں بیمار ہو جاؤں کیونکہ جتنی نیند قانونِ قدرت کے مطابق مجھے لینی چاہیئے وہ پوری نہ ہو اس لئے مجبوراً مجھے سونا پڑتا ہے۔

اسی طرح

نماز کی پابندی ہے

نماز باجماعت کے لئے پانچ وقت مسجد میں جانا بہر حال مشقت طلب ہے۔ اس سے انکار نہیں۔ پھر روزہ ہے اس میں بھی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ انسان (اگر وہ مثلاً زمیندار ہے) سوچتا ہے کہ راتوں کو میں جاگا۔ ہل چلائے۔ کھیتوں میں پانی دیا۔ جب ساری دنیا سائے کی تلاش میں تھی میں دھوپ میں خدا تعالیٰ کے رزق کی تلاش میں گہائی کر رہا تھا۔ دانے نکال رہا تھا۔ میں سارا دن دھوپ میں بیٹھا رہتا تھا اب یہ پیسہ جو مجھے ملا ہے۔ یہ میں کسی اور کو دے دوں۔ شیطان آ کر کہتا ہے کہ قربانیاں ساری تم نے دیں۔ پھر تم اس پیسہ کو کسی دوسری جگہ خرچ کیوں کرو۔ لیکن وہ یہ سوچتا ہے کہ میرے رب نے مجھے توفیق دی کہ میں

رزقِ حلال کے حصول کیلئے

یہ مشقت برداشت کروں اور میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ اس مشقت سے حاصل شدہ جو مال ہے اس میں سے صرف اس دنیا کا فائدہ حاصل نہ کروں بلکہ آخرت کی زندگی کا بھی فائدہ حاصل کروں و باللہ التوفیق

پس ایک یہ مشقت ہے جو انسان کو دوسری دنیا کے فوائد کے حصول کے لئے برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اگر اس کی نیت نیک ہو جس وقت وہ گرمی میں جا کر اپنی کھیتی باڑی کا کام کر رہا ہوتا ہے اس کے دماغ میں یہ بات آرہی ہوتی ہے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا یعنی اس گرمی سے زیادہ وہ گرمی ہے۔ اس سے بچاؤ کی کوئی صورت کرنی چاہیئے۔ اگر وہ نیت کرے تو باقی سب چیزیں تو جیسے پنجابی میں کہتے ہیں "جھونگے وچ مل جان گیاں" اصل چیز یہی ہے کہ

خدا کی رضا کو حاصل کیا جائے

گرمی میں اس لئے برداشت نہیں کرتا کہ میرے بچے یا میں پیٹ بھر کر کھاؤں۔ بلکہ یہ میں اس لئے برداشت کرتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں جو مالِ حلال مجھے ملے اس کا ایک بڑا حصہ خدا کی راہ میں خرچ کروں اور دوسری زندگی میں اپنے لئے آرام کی جنتوں اور رضا کی جنتوں اور رحمتوں کی جنتوں کے سامان کر لوں۔ ایک مشقت تو یہ ہے اور

ایک مشقت ہے حوادثِ زمانہ کی

اللہ تعالیٰ قانونِ قدرت کے مطابق انسان کو ابتلاء میں ڈالتا ہے۔ بعض کو اس کی مصلحت سمجھ آتی ہے اور بعض کو سمجھ بھی نہیں آتی مثلاً جوان بچہ فوت ہو گیا۔ اب یہ ایک حادثہ ہے۔ یا مثلاً ایک زمیندار نے روئی اکٹھی کی تھی۔ کسی حادثہ کی وجہ سے اس کو آگ لگ گئی۔ اور مالی نقصان ہو گیا۔ اس طرح کے ہزاروں حوادث ہیں جو کبھی آندھی کی شکل میں آتے ہیں کبھی مینہ کی شکل میں آتے ہیں۔ کبھی وباؤں کی شکل میں آتے ہیں۔ کبھی اس قسم کے حادثات پیش آتے ہیں کہ مثلاً شادی کرنے جا رہے ہیں کہ رستہ میں موٹر یا ٹیکسی ڈنٹ Accident ہو جاتا ہے اور دولہا مر جاتا ہے یا دلہن مر جاتی ہے۔ یہ ساری حوادثِ زمانہ کی تکلیفیں ہیں۔

ایک مومن بندہ

اپنے رب پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ جس وقت اس قسم کا حادثہ اسے پیش آئے وہ الحمد للہ رب العالمین پڑھ رہا ہوتا ہے وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ رہا ہوتا ہے۔ اپنے خالق کے لحاظ سے وہ الحمد للہ رب العالمین پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حادثہ خواہ میرے لئے کتنا تکلیف دہ ہو مگر اس کے نتیجہ میں میرے رب کے اوپر کوئی حرف نہیں۔ اس کی حمد اور اس کی تعریف اسی طرح قائم ہے اس لئے وہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے جسم کو، میرے دل کو، میرے دماغ کو، میری روح کو ایسا بنایا ہے کہ جوان بیٹا اگر مر جاتا ہے تو دل میں درد بھی اٹھتا ہے آنکھوں میں آنسو بھی آتے ہیں۔ دماغ میں پریشانی بھی پیدا ہوتی ہے مگر اِنَّا لِلّٰہِ

ہم سب اللہ کے ہیں

یہ بھی اللہ کا تھا۔ اللہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ میں بھی اللہ کا ہوں۔ اور ایک دن میں بھی اس کے پاس چلا جاؤں گا۔ خدا اگر اپنی رحمت کے سامان کرے تو میں اور میرا بیٹا اس کی جنتوں میں پھر اکٹھے ہو جائیں گے۔ چند دن چند سال یا کچھ عرصہ اس ملاپ کے لئے انتظار کرنا اور خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کرنا کوئی بڑی قربانی نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ

و اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ غرض ایک قسم تکلیف دکھ انسان کو حوادثِ زمانہ کے نتیجہ میں برداشت کرنا پڑتا ہے اور ایک وہ دکھ ہے جو الٰہی سلسلوں کے مخالفین پہنچاتے ہیں۔ ایک مسلم کو اس ابتلاء میں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ دیکھو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ تھوڑی تعداد میں تھے۔ غریب تھے جنگ کی کوئی تربیت نہیں تھی۔ ان کے پاس جنگ کا کوئی سامان نہ تھا۔ اچھی تلواریں نہیں تھیں۔ گھوڑے نہیں تھے۔ کچھ بھی نہ تھا۔ اور دشمن نے یہ سمجھا کہ ان نہتوں اور بے بسوں کو ہم اچھی تلواروں کے استعمال سے کاٹ کے رکھ دیں گے اور فنا اور نابود کر دیں گے۔ تب

اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کو کہا

کہ میری خاطر ان تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور میرا تم سے یہ بھی وعدہ ہے کہ تم کمزور سہی، تم غریب سہی تم نہتے سہی، تم بے سروسامان سہی لیکن میں تمہاری پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوں گا اس لئے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آخر غلبہ تمہیں ہی حاصل ہوگا۔

غرض کئی قسم کے دکھ، ابتلاء اور مشقت انسان کو خدا کی راہ میں پیش آتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے۔ اور آپ نے یہ فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر آپ کے سوانح پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ آپؐ نے

خدا کی راہ میں

اپنی جان کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ جنگ بدر میں جب کفار مکہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے تو آپؐ مدینہ میں نہیں بیٹھے رہے بلکہ جس طرح دوسرے مسلمان میدان میں گئے آپ بھی میدان میں گئے۔ اور آپ ہی سب سے زیادہ دشمن کے حملہ کا نشانہ ہوتے تھے کیونکہ دشمن یہ جانتا تھا کہ اگر اس ایک شخص (علیہ السلام) کو (نعوذ باللہ) ہم نے قتل کر دیا تو پھر کسی اور کوشش کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اسلام ختم ہو جائے گا۔ صحابہ رضؓ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ شدید تر حملہ دشمن کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوتا تھا اور

بہادر ترین صحابہ رضؓ

وہ سمجھے جاتے تھے جو آپؐ کے قرب میں رہتے تھے۔ مثلاً حضرت ابو بکرؓ کے متعلق تاریخ گواہی دیتی ہے کہ مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ یہ سب سے زیادہ بہادر شخص ہے اس کو آنحضرت صلعم کے قرب میں رہنا چاہیئے لیکن آپ کوئی انتظام اپنی حفاظت کا نہیں کرتے تھے آپؐ کے پاس دنیوی سامان ہی کیا تھا؟ تدبیر کیا کرنی تھی بہرحال آپؐ نے اپنی عصمت اور حفاظت کا کوئی سامان نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چونکہ آپؐ اپنا سب کچھ

خدا کی راہ میں قربان

کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اپنی زندگی اور اپنی موت اور اپنا ہر سانس اور عبادتیں وغیرہ سب کچھ خالص خدا تعالیٰ کے لئے ہی سمجھا اس یقین کے ساتھ کہ یہ اللہ کا حق ہے جو اسے دینا ہے میرا اپنا تو کچھ بھی نہیں۔ جانتے ہو خدا تعالیٰ نے اس کے جواب میں کیا کیا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ خدا نے کہا وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ چونکہ آپؐ ہر وقت اپنی جان اپنے رب کے حضور پیش کر رہے تھے اس لئے خدا نے کہا میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال قدرت کے ساتھ اور نہایت

ارفع شان کے ساتھ

اس بات کو دنیا کے سامنے پیش کر دیا کہ خدا تعالیٰ ہی آپؐ کا محافظ اور معین اور آپؐ کو بچانے والا تھا۔ دشمن کا کوئی حربہ آپؐ کے خلاف کارگر نہیں ہوا۔ اور آپؐ کے نفس کو، آپؐ کی ذات کو، آپؐ کے جسم کو خدا تعالیٰ نے بچایا اور محفوظ رکھا، نیز آپؐ کی امت کو بھی اپنی حفاظت میں رکھا۔ دنیا میں بڑے بڑے انقلاب پیدا ہوئے بعض ملکوں سے اسلام مٹایا گیا۔ یہ تو درست ہے۔ لیکن یہ کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے اس میں کبھی بھی شیطان کامیاب نہیں ہوا۔ نہ ظاہری طور پر نہ روحانی طور پر کیونکہ امت مسلمہ میں ہر وقت اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کے بعد اس کی سکھائی ہوئی ہدایت اور اس کے بتائے ہوئے علوم قرآنیہ کے نتیجہ میں اسلام کی شمع کو روشن رکھتے رہے ہیں کبھی تعداد کم تھی، اور کبھی زیادہ۔ لیکن کوئی زمانہ ایسا نہیں کہ جس کے متعلق

تاریخ نے یہ شہادت

نہ دی ہو کہ اس زمانہ میں خدا کے نیک بندے اسلام کے جھنڈے کو بلند کر رہے تھے۔ کتنی عظیم عصمت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی کہ آپؐ نے کہا خدا کی راہ میں قربانی دینے سے پیچھے نہیں ہٹنا اور اپنی حفاظت کرنے کی مجھے ضرورت نہیں کیونکہ آپؐ نے اپنے نفس پر شفقت نہیں کی اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر انتہائی شفقت کی اسی طرح جو لوگ احکام قرآنی کے بجالانے میں اپنے آپ پر شفقت نہیں کرتے مثلاً یہ نہیں کہتے کہ باہر گرمی ہے ہم کمرہ میں بڑے آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں ہم اس وقت سے باہر کیوں نکلیں۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ کمرے میں ٹھنڈک ہے اور باہر اتنی شدید گرمی ہے، باہر نکلا تو بیمار ہو جاؤں گا، اس لئے میں ظہر کی نماز کے لئے باہر کیوں جاؤں۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ خدا نے رزق دیا ہے اس کو استعمال کرنا چاہیئے ہم رمضان کے مہینہ میں بھی دوسرے مہینوں کی طرح خوب کھائیں گے اور شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے تمہیں اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک خاص وقت کے اندر اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے

خدا کے حکم سے

کرتا ہے کیونکہ اصل عطا جو خدا سے کسی کو حاصل ہوتی ہے وہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی عطا ہے وہ اس ذہنیت کی عطا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی عطا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو نہیں ملتی کہ وہ خوشی اور بشاشت کے ساتھ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا چلا جائے۔ غرض احکام کی بجا آوری، نواہی سے پرہیز، حوادث زمانہ کی تکلیفیں اور مخالف طاقتوں سے جو دکھ پہنچتے ہیں ان کو خندہ پیشانی اور بشاشت سے قبول کرنا چاہیئے۔ خدا کی راہ میں جو پیش آئے اس سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ مجھے نہیں منظور اور مسیح علیہ السلام کی امت کی طرح مثلاً یہ نہ کہے کہ ایک کھانے سے تو تسلی نہیں ہوتی بہت سے کھانوں کا انتظام کیا جائے۔

ہمیں بھی تربیت کے لئے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ایک کھانے کی تلقین کی ہوئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے بعض گھروں میں ایک سے زائد کھانے پک جاتے ہیں۔ طبائع میں اتنا اختلاف ہے کہ ہمارے بعض بچے گوشت نہیں کھاتے اور ہمیں اس سے بعض دفعہ تکلیف بھی ہوتی ہے اور ان کے لئے دال بہرحال پکانا پڑتی ہے۔ میں بھی گھر دو تین کھانے پکے ہوں تو ایک کھانا جو مجھے پسند آ جائے اور میری طبیعت کے موافق ہو لے لیتا ہوں اور کھا لیتا ہوں۔ ہمارا ایک بچہ ہے وہ گوشت بالکل نہیں کھاتا وہ دال لے لیگا یا دال کی بجائے آلو کا بھرتہ لے لیگا اور اسے کھائے گا۔ بہرحال یہ بھی ایک مشقت ہے بظاہر یہ ایک معمولی چیز ہے لیکن انسان کا نفس اسے دھوکا دیتا ہے اور کہتا ہے تو یہ نہ کر، تو تکلیف میں کیوں پڑتا ہے۔ بہرحال خدا کی راہ میں جو بھی مشقت، تکلیف اور دکھ برداشت کرنا پڑے

خوشی اور بشاشت سے

اسے برداشت کرے اور "نہ" نہ کرے۔ بعض لوگ "نہ" کر کے ایک اور قسم کی مشقت اپنے اوپر ڈال لیتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو احکام الٰہی کی بجا آوری اور نواہی سے بچنے کے لئے مشقت برداشت نہیں کرتے اور اپنے جذبات کو قربان نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان سے اور قسم کی قربانی لے لیتا ہے۔ ایک شخص اپنے بچہ کی صحیح تربیت نہیں کرتا وہ غافل ہوتا ہے اور کہتا ہے "وڈے ہو کے آپے عادت ہو جاوے گی۔ ہنڑں اسّاں ایہنوں صبح نماز دے واسطے کیوں جگاواں" یا دوپہر کی گرمی میں "نماز دے واسطے مسجد وچ کیوں بھیجاں۔ آپے جدوں سیانا ہو جاوے گا نماز پڑھ لیا کرے گا" حالانکہ ماں کے لئے تو چالیس سال کا آدمی بھی بچہ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اچھا تم میرے لئے اس بچے کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتے اور یہ جذبات کی قربانی ہے (ماں بھی جذبات کی ایک قربانی دے رہی ہوتی ہے) جو تم میری خاطر نہیں کرنا چاہتے۔ تمہارے لئے یہ بچہ ابتلاء بن گیا ہے میں اس ابتلاء کو تمہارے ساتھ کیوں رکھوں میں اسے اٹھا لیتا ہوں چنانچہ وہ اسے موت دے دیتا ہے۔ پھر دھوپ کی گرمی اور صبح کی نیند کہاں جاتی ہے۔

غرض جو لوگ خود کو

خدا کے دین کی راہ میں

آنے والی مشقتوں کے سامنے خوشی سے پیش کر دیتے ہیں اور دکھ اٹھا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دکھوں سے کہیں بڑے دکھوں سے انہیں محفوظ کر لیتا ہے اور جو ایسا نہیں کرتے ان کی اصلاح کے لئے دوسرے سامان پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ بغیر امتحان کے، بغیر ابتلاؤں کی برداشت کے بغیر دکھوں کے اٹھانے کے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے امتحان لینا ضروری ہے۔

۱۲۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے بارھویں معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ

"اسلام ایک موت ہے جب تک کوئی شخص نفسانی جذبات پر موت وارد کر کے نئی زندگی نہیں پاتا اور خدا ہی کے ساتھ بولتا چلتا پھرتا سنتا نہیں وہ مسلمان نہیں ہوتا۔"

(الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

یہاں آپؐ نے یہ فرمایا کہ دینی کشتی وہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کی جائے اور اس کی کامل فرمانبرداری کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نفسانی جذبات قربان کرنے پڑتے ہیں اور اپنے نفس پر ایک موت وارد کرنی پڑتی ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے چونکہ کہا ہے مُسْلِمٌ لِلّٰہِ یعنی جب وہ جذبات پر موت وارد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول کرتا ہے اور جب وہ قربانی قبول کرتا ہے تو وہ کیا کرتا ہے؟ پھر اس کے ہاتھ باقی نہیں رہیں گے نہ اس کی آنکھیں باقی رہیں گی۔ نہ اس کے جوارح اپنے رہیں گے۔ اس کے جذبات پر موت وارد ہو جائے گی۔ اور جذبات ہی ہیں جو جوارح کو حرکت میں لاتے ہیں۔ مکھی میرے منہ پر آکر بیٹھتی ہے اس کے چھوٹے چھوٹے پاؤں سے جو گدگدی ہوتی ہے وہ مجھے برداشت نہیں اس لئے جب میں تنگ آجاتا ہوں تو میرا ہاتھ فوراً اٹھتا ہے اور اس مکھی کو اڑا دیتا ہوں۔ یہ میں

ایک جذبہ کے ماتحت

ہی کرتا ہوں اور جس وقت اللہ تعالیٰ کے لئے ایک انسان اپنے نفس پر موت وارد کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کہتا ہے اے میرے بندے تو نے اپنے جذبات پر میرے لئے ایک موت وارد کرلی ہے۔ میں تجھے ایک نئی زندگی دیتا ہوں۔ اب تو مجھ میں ہو کر بولے گا۔ مجھ میں ہو کے سنے گا۔ مجھ میں ہو کر تو اپنے ہاتھوں کو حرکت دے گا اور مجھ میں ہو کر تیرے پاؤں قدم آگے بڑھائیں گے وہ جس طرف بھی اٹھیں گے وہ میری طرف ہوگی کیونکہ نفس پر تو موت وارد ہو گئی ہے۔ غرض اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے ایک معنی یہ ہیں کہ نفس کو پوری طرح کچل دیا جائے کوئی جذبہ اپنا نہ رہے۔ تمام جذبات نفسانی خدا تعالیٰ کے ماتحت ہو جائیں۔ اس کے لئے قربان ہو جائیں۔ اس کے قدموں میں گر جائیں۔ ایک موت وارد ہو جائے اور بندہ اپنے رب سے یہ امید رکھے کہ وہ ایک نئی زندگی اس کے بدلہ میں عطا کرے گا۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے اس چھوٹے سے ٹکڑے کی جو اس طرح تفسیر کی ہے اس پر جب ہم غور کرتے ہیں اور اس کی

وسعت اور گہرائی

ہمارے سامنے آتی ہے تو ہم یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ تَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شاگرد بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین

دو معنی اندر رہ گئے ہیں لیکن میں ابھی پوری طرح صحتمند نہیں اور گرمی بھی بہت ہے اس لئے اس وقت میں انہی معنوں کے بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

٭

دواخانہ درویش رجسٹرڈ قادیان

کی طرف سے آپ کی خدمت میں جلسہ سالانہ کی مبارکباد کا تحفہ پیش ہے۔

ہمارا پروگرام ہے کہ ہماری طرف سے پیش کردہ ادویات حضرت مولانا مولوی الحاج حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقی درویش شاہی حکیم جموں و کشمیر کے نسخہ جات پر مبنی ہوں۔ چنانچہ

سرمہ درویش **درویش کاجل**

۱۔ مردوں کے لئے ۔۔۔ ۲۔ عورتوں اور بچوں کیلئے

آپ کے نسخہ جات کمال ہیں جو کہ پچیس خالص اور قیمتی دیسی جڑی بوٹیوں اور سچے موتیوں کے مرکبات ہیں اور آنکھوں کے جملہ امراض ککرے۔ دھندہ جالا خارش پانی بہنا اور کمزوری نظر کے لئے نہایت مفید ہونے کے ساتھ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں

۳۔ **درویش امرت**۔ پیٹ کے جملہ امراض۔ ہیضہ، بدہضمی، قے، گیس، نزلہ زکام، بخار، داڑھ درد کے لئے بیحد مفید ہے۔

۴۔ **درویش بام**۔ ہر جگہ کے دردوں پر مالش کیجئے آپ کو آرام پہنچائے گی۔ نیز نزلہ زکام۔ پسلیوں کا درد۔ سردرد میں نہایت مفید چیز ہے۔

۵۔ **درویش چورن**۔ پیٹ کے سخت درد میں چائے کی پیالی کے ہمراہ کھائیے فوراً آرام آئے گا۔

۶۔ **درویش منجن**۔ دانتوں کے جملہ امراض پائیوریا، پانی لگنا، پیپ آنا۔ درد رہنا وغیرہ کے لئے نادر تحفہ ہے۔

۷۔ **درویش سینٹ**۔ اپنے کپڑوں پر لگائیے سارا دن بھینی بھینی خوشبو محسوس کرتے رہئے۔

۸۔ **درویش ویزلین**۔ سردی کا تحفہ ہاتھ منہ پیروں پر لگائیے خشکی دور کرے

مفید مشورہ۔ جلسہ سالانہ پر جو بہن بھائی کسی وجہ سے نہیں آرہے ہیں وہ آنے والوں کے ہاتھ منگوالیں ڈاک خرچ سے بچ جائیں گے۔

یہ ادویات قادیان دارالمسیح کا تحفہ اور تبرک ہے۔ فائدہ بھی دے گا اور آپ کو ثواب بھی حاصل ہوگا۔ ہر تحفہ کی قیمت صرف ایک روپیہ۔ ساتھ میں سلائی مفت

ادارہ دواخانہ درویش جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے دعاگو ہے۔

مینیجر

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ادائیگی کرنیوالے مخلصین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن احباب نے مخلصانہ وعدے کئے تھے۔ ان وعدوں کی ابتدائی $\frac{2}{5}$ ادائیگی ماہ نومبر ۱۹۷۰ء میں ہونی ضروری تھی۔ بعض مخلصین نے تو وعدوں کے ساتھ ہی وعدوں کی پوری رقم ادا فرمادی تھی اور بعض نے وعدوں کے ساتھ ہی جزوی ابتدائی ادائیگی $\frac{2}{5}$ کردی تھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

جن مخلصین کی طرف سے اکتوبر کے آخر تک ابتدائی جزوی ادائیگی نہیں ہوئی تھی ان کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے ابتدائے نومبر ہی میں انفرادی خطوط تحریر کر دئے گئے تھے۔ چنانچہ ان احباب کی طرف سے بھی ادائیگی کی اطلاعات آرہی ہیں۔ بعض مخلصین نے تو تار کے ذریعہ رقوم بھجوائی ہیں۔ اور بعض نے مقامی طور پر ادائیگی کرکے یا ڈرافٹ بھجواتے ہوئے نظارت ہذا کو تار کے ذریعہ اطلاع بھجوائی ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ جماعت کے مخلصین کے دلوں میں اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے کتنا زیادہ جذبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے جذبۂ خلوص کو نواز ے اور قبول فرمائے۔

ادائیگی کرنے والے احباب کی پہلی فہرست نظارت ہذا کی طرف سے مورخہ ۷ دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا بھجوادی گئی ہے۔ بدر کے اس پرچہ میں چونکہ گنجائش کم تھی اس لئے وہ پہلی فہرست اس پرچہ میں شائع نہیں ہو سکی۔ ان شاء اللہ بدر کے جلسہ سالانہ نمبر میں شائع ہوگی۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

زکوٰۃ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

"زکوٰۃ کیا ہے؟ یُؤْخَذُ مِنَ الْاُمَرَآءِ وَیُرَدُّ اِلَی الْفُقَرَآءِ۔ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرمجوشی ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی امداد کی جائے" (براہین احمدیہ)

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے" (کشتی نوح)

نظارت ہذا کی طرف سے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے صاحب نصاب دوستوں کی خدمت میں رمضان کے مبارک مہینہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے انفرادی خطوط تحریر کئے گئے تھے اور یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ بعض احباب نے زکوٰۃ کی رقوم بروقت ادا فرمادی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بعض دوسرے احباب نے بھی رمضان المبارک میں ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کردی ہوگی لیکن ابھی تک ان کی رقوم مرکز میں نہیں پہنچیں

جن احباب نے ابھی تک زکوٰۃ ادا نہیں فرمائی ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

قادیان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

بقیہ صفحہ اوّل

پنجگانہ نمازوں اور نمازِ تراویح میں بلا ناغہ شریک ہوتے رہے۔ بعض دنوں میں درس القرآن کے دوران لاؤڈ اسپیکر پر نمازِ عصر کی اذان بھی شوق سے دیتے رہے۔ موصوف کے مخصوص لہجہ اور پُر سوز آواز سُن کر دل کی گہرائیوں سے مقدس آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درود وسلام نکل آتا رہا کہ یہ حضور ہی کی قوتِ قدسی اور برکت ہے کہ کہاں کہاں سے سعید روحیں حضورؐ کی غلامی میں چلی آرہی ہیں اور علاقہ کی ذات نے ان سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے ـــــ !!

تقسیم انعامات مورخہ ۲۹ر نومبر ۷۰ء مطابق ۲۸ر رمضان المبارک بعد نمازِ عصر مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مقامی مدارس کی دو دو سینئر کلاسز کے اُن طلباء کو انعامات تقسیم فرمائے جو گذشتہ سالانہ امتحان کے وقت قرآن کریم میں اوّل و دوم آئے تھے۔ یہ انعام جماعت کے ایک مخیر دوست کی طرف سے پیش کیا گیا تا احمدی طلبہ کو قرآن کریم کی تعلیم میں زیادہ رغبت پیدا ہو۔ فجزاہُ اللہ احسن الجزاء۔

اجتماعی دُعا ۳۰ر نبوت (نومبر) کو ۲۹ر رمضان المبارک تھی۔ عصر کی نماز تک مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے آخری حصّہ قرآن کریم کا درس دیکر یہ دور مکمّل کر دیا تھا۔ چنانچہ ان کی درخواست پر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت و خواتین نے شرکت کی۔

اسی روز شام کو شوال کا نیا چاند دیکھا گیا۔ اس طرح یکم فتح (دسمبر) کو عید الفطر قرار پائی۔

عید الفطر عید الفطر کی نماز یکم دسمبر کو ½ ۹ بجے پارک خواتین متصل بہشتی مقبرہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھائی۔ پہلے مسنون طریق پر نمازِ عید کے دو نفل پڑھائے بعدہٗ ایک پُر معارف خطبہ دیا جس میں آپ نے اس امر پر دلنشین انداز میں روشنی ڈالی کہ انسان کو محنت اور مشقت اور پُرخلوص قربانی کے بعد حصولِ مقصد سے جو دلی فرحت اور شادمانی ہوتی ہے وہی حقیقی خوشی اور سکون ہے۔ رمضان کے روزوں کے بعد آنے والی عید الفطر اسی سچی خوشی اور مسرّت کا شاندار مظاہرہ ہے۔

خطبہ کے بعد آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصولہ عید مبارک کا تحفہ سب احباب تک پہنچایا۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔ اس سے فراغت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب، حضرت امیر صاحب مقامی اور تمام احباب جماعت نے باہم معانقہ اور مصافحہ کر کے ایک دوسرے کو عید مبارک کہی اور خوشی خوشی اپنے اپنے گھر لوٹے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اختری بیگم نام کی ایک عورت جو فیروز آباد ضلع آگرہ کی رہنے والی ہے اور اپنے آپ کو احمدی بتاتی ہے بعض غیر احمدی احباب کی خدمت میں کئی نوع کی جھوٹی درخواستوں کے ذریعہ سے امداد کی اپیل کر کے امداد وصول کر رہی ہے۔ احباب جماعت اس عورت سے محتاط رہیں۔ اگر کسی مخیر دوست کے نام اس کی طرف سے کوئی درخواست موصول ہو تو وہ نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ کیلنڈر ۱۳۵۰ ہجری شمسی

بمطابق ۱۹۷۱ عیسوی

احباب اور جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارۃ دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے سالِ آئندہ ۱۳۵۰ ہجری شمسی (بمطابق ۱۹۷۱ عیسوی) چار جاذبِ نظر رنگوں پر مشتمل کیلنڈر جلد شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:-

(۱) جلی حروف میں آیتِ قرآنی کیلنڈر کو روشن کر رہی ہوگی۔

(۲) آیت کے نیچے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گذشتہ نہایت درجہ بابرکت اور الٰہی سفرِ یورپ سے متعلق تصاویر ہوں گی۔

(۳) کیلنڈر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "اسلام کا مستقبل" "احمدیت کا مستقبل" پر انگریزی میں دو اقتباسات ہوں گے۔

(۴) کیلنڈر میں تاریخیں، دن و مہینے انگریزی حروف میں درج کر کے تمام علاقوں کے لئے یکساں فائدہ مند بنایا گیا ہے۔

(۵) سال آئندہ میں جو تعطیلات منعقد ہوں گی ان کا بھی ذکر کیا جائے گا۔

(۶) کیلنڈر دیدہ زیب، خوشنما اور اعلیٰ آرٹ پیپر پر شائع کیا جا رہا ہے۔

(۷) کیلنڈر کے اوپر نیچے مضبوط ٹین کی پتریاں لگی ہوں گی تاکہ کیلنڈر دیر تک کارآمد رہے۔

ان سب خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت پچھتر پیسے (0-75 P.) رکھی گئی ہے:

جملہ عہدیداران اور احباب جماعت کو خیال رکھنا چاہیئے کہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں اور جماعتوں میں اپنے کیلنڈر آویزاں کئے جائیں۔ جماعتیں اور احباب مطلع کریں کہ کتنی تعداد میں کیلنڈر ان کو بھجوائے جائیں۔ نیز جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب اور جماعتیں نظارت دعوۃ وتبلیغ سے کیلنڈر خرید فرما سکتی ہیں۔ اس طرح اخراجات ڈاک کی بچت ہوگی۔

ایک کیلنڈر ڈاک کے ذریعہ بھجوانے پر ایک روپیہ مع ڈاک خرچ پڑے گا۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں اخراجاتِ ڈاک کم ہوں گے۔

احباب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہجری شمسی تقویم کو فروغ دینے کے لئے زیادہ تعداد میں کیلنڈر خریدیں۔

کیلنڈر ۳۰ × ۲۰ سائز آرٹ پیپر پر شائع ہوگا۔

قیمت فی کیلنڈر 0-75 P. پیسے

اخراجاتِ پیکنگ و ڈاک بذمہ خریدار ہوں گے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23—1652 23—5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربر انڈسٹریز

☆ آفس و فیکٹری: ۱۰۔ پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۴۷-۳۲۲۷-۲۴

☆ شوروم: ۱۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۴۰۲۰-۲۴

☆ تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "GLOBE EXPORT"

ریلوں اور بسوں کے اوقات

امرتسر سے قادیان کے لئے چلنے والی گاڑیوں کے اوقات

نمبر شمار	نمبر ٹرین	روانگی از امرتسر	وقت رسیدگی
۱	1. ABQ/2. BQ.	۴ — ۴۵	۶ — ۵۵
۲	3. ABQ/4 BQ.	۱۵ — ۰۰	۱۷ — ۲۰

بٹالہ سے قادیان کے لئے چلنے والی گاڑیاں

نمبر شمار	نمبر ٹرین	روانگی از بٹالہ	وقت رسیدگی
۱	1. BQ/2. ABQ.	۸ — ۱۵	۸ — ۵۰
۲	3. BQ/4. ABQ.	۱۹ — ۱۵	۱۹ — ۵۰

قادیان سے بٹالہ اور امرتسر کیلئے چلنے والی گاڑیاں

نمبر شمار	نمبر ٹرین	روانگی از قادیان	برائے	وقت رسیدگی
۱	1. ABQ/2. ABQ.	۷ — ۲۶	بٹالہ	۷ — ۵۵
۲	1. BQ/4. BQ.	۹ — ۱۰	امرتسر	۱۱ — ۲۰
۳	3. ABQ/4. BQ.	۱۷ — ۵۰	بٹالہ	۱۸ — ۲۵
۴	3. BQ/4. ABQ.	۲۰ — ۱۵	امرتسر	۲۲ — ۲۵

امرتسر سے قادیان کے لئے چلنے والی بسوں کے اوقات

نمبر شمار	نام بس	روانگی از امرتسر	برائے	وقت رسیدگی قادیان
۱	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۷ — ۴۵	قادیان	۹ — ۳۰
۲	یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ	۸ — ۳۹	ہرچووال	۱۰ — ۲۴
۳	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۹ — ۱۷	قادیان	۱۱ — ۰۲
۴	پنجاب روڈ ویز پٹھانکوٹ	۱۰ — ۰۳	ہرچووال	۱۱ — ۴۸
۵	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۰ — ۳۳	″	۱۲ — ۱۸
۶	″ ″ ″	۱۱ — ۳۳	″	۱۳ — ۱۸
۷	″ ″ ″	۱۲ — ۱۰	قادیان	۱۳ — ۵۵
۸	″ ″ ″	۱۳ — ۱۵	″	۱۵ — ۰۰
۹	″ ″ ″	۱۳ — ۳۹	″	۱۵ — ۲۴
۱۰	یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ	۱۴ — ۴۵	″	۱۶ — ۳۰
۱۱	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۵ — ۱۵	ہرچووال	۱۷ — ۰۰
۱۲	″ ″ ″	۱۵ — ۴۵	قادیان	۱۷ — ۳۰
۱۳	″ ″ ″	۱۶ — ۱۵	ہرچووال	۱۸ — ۰۰
۱۴	نشاط بس سروس	۷ — ۱۵	قادیان	۱۹ — ۰۰

بٹالہ سے قادیان کے لئے چلنے والی بسوں کے اوقات

نمبر شمار	نام بس	روانگی از بٹالہ	برائے	وقت رسیدگی قادیان
۱	پنجاب روڈ ویز جالندھر	۸ — ۳۰	بھیبٹ	۸ — ۵۵
۲	″ ″ امرتسر	۹ — ۰۰	قادیان	۹ — ۲۵
۳	″ جالندھر	۹ — ۲۵	ہرچووال	۹ — ۵۰
۴	یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ	۹ — ۵۰	″	۱۰ — ۱۵
۵	ہمالیہ ٹرانسپورٹ	۱۰ — ۱۵	″	۱۰ — ۴۰
۶	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۰ — ۴۰	قادیان	۱۱ — ۰۵
۷	جنتا	۱۱ — ۰۵	ہرچووال	۱۱ — ۳۰
۸	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۱ — ۳۰	″	۱۱ — ۵۵
۹	″ ″ ″	۱۱ — ۵۰	″	۱۲ — ۱۵
۱۰	″ ″ جالندھر	۱۲ — ۲۰	سری ہرگوبندپور	۱۲ — ۴۵
۱۱	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۲ — ۴۵	ہرچووال	۱۳ — ۱۰
۱۲	ہمالیہ ٹرانسپورٹ	۱۳ — ۱۰	سری ہرگوبندپور	۱۳ — ۳۵
۱۳	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۳ — ۳۵	قادیان	۱۴ — ۰۰
۱۴	″ ″ جالندھر	۱۴ — ۰۰	بھیبٹ	۱۴ — ۲۵
۱۵	″ ″ امرتسر	۱۴ — ۲۵	قادیان	۱۴ — ۵۰
۱۶	″ ″ جالندھر	۱۴ — ۵۰	ہرچووال	۱۵ — ۱۵
۱۷	″ ″ امرتسر	۱۵ — ۱۵	قادیان	۱۵ — ۴۰
۱۸	ہمالیہ ٹرانسپورٹ	۱۵ — ۴۵	بھیبٹ	۱۶ — ۱۰
۱۹	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۶ — ۱۵	قادیان	۱۶ — ۴۰
۲۰	″ ″ ″	۱۶ — ۴۵	ہرچووال	۱۷ — ۱۰
۲۱	″ ″ ″	۱۷ — ۱۵	قادیان	۱۷ — ۱۰
۲۲	″ ″ ″	۱۷ — ۴۵	ہرچووال	۱۸ — ۱۰
۲۳	″ ″ ″	۱۸ — ۲۰	قادیان	۱۸ — ۴۵
۲۴	″ ″ ″	۱۹ — ۱۵	″	۱۹ — ۴۰

قادیان سے بٹالہ، امرتسر اور جالندھر کے لئے چلنے والی بسیں

نمبر شمار	نام بس	روانگی از قادیان	برائے	وقت رسیدگی
۱	پنجاب روڈ ویز جالندھر	۷ — ۰۰	جالندھر	۱۰ — ۰۰
۲	″ ″ امرتسر	۷ — ۳۰	امرتسر	۹ — ۱۵
۳	″ ″ ″	۸ — ۰۰	″	۹ — ۴۵
۴	″ ″ ″	۸ — ۳۰	″	۱۰ — ۱۵
۵	نشاط بس سروس	۹ — ۰۰	″	۱۰ — ۴۵
۶	ہمالیہ	۹ — ۳۰	بٹالہ	۹ — ۵۵
۷	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۰ — ۰۰	امرتسر	۱۱ — ۴۵
۸	″ ″ جالندھر	۱۰ — ۳۰	جالندھر	۱۳ — ۳۰
۹	″ ″ امرتسر	۱۰ — ۵۵	″	۱۳ — ۵۰
۱۰	″ ″ ″	۱۱ — ۲۰	امرتسر	۱۳ — ۰۵
۱۱	یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ	۱۱ — ۴۵	″	۱۳ — ۳۰
۱۲	ہمالیہ	۱۲ — ۱۵	بٹالہ	۱۲ — ۴۰
۱۳	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۲ — ۴۵	امرتسر	۱۴ — ۳۰
۱۴	″ ″ ″	۱۳ — ۱۰	″	۱۴ — ۵۵
۱۵	″ ″ ″	۱۳ — ۳۵	″	۱۵ — ۲۰
۱۶	″ ″ ″	۱۴ — ۰۰	″	۱۵ — ۴۵
۱۷	″ ″ ″	۱۴ — ۲۵	″	۱۶ — ۱۰
۱۸	″ ″ جالندھر	۱۴ — ۵۰	جالندھر	۱۶ — ۳۵
۱۹	″ ″ امرتسر	۱۵ — ۱۵	امرتسر	۱۷ — ۰۰
۲۰	ہمالیہ	۱۵ — ۴۰	بٹالہ	۱۶ — ۰۵
۲۱	پنجاب روڈ ویز امرتسر	۱۶ — ۰۵	امرتسر	۱۷ — ۵۰
۲۲	″ ″ جالندھر	۱۶ — ۳۰	جالندھر	۱۹ — ۳۰
۲۳	یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ	۱۷ — ۰۰	امرتسر	۱۸ — ۴۵
۲۴	پنجاب روڈ ویز جالندھر	۱۷ — ۳۰	جالندھر	۲۰ — ۳۰

منتظم استقبال جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے مبارک موقعہ پر
ہفت روزہ "بدر" کا
باتصویر سالانہ نمبر
شائع ہو رہا ہے۔ اس کی بکثرت اشاعت
کے لئے جماعتوں کی خصوصی توجہ اور تعاون کی ضرورت ہے
—(ایڈیٹر)—